فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۸ رجب ۱۳۹۴ھ ✱ ۸ ظہور ۱۳۵۳ ہش ✱ ۸ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۸۲

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۸ ماہِ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ظلمات سے نکل کر نور میں آنے کی راہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۰ء میں فرمایا:-

"حضرت جبرائیل نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے اور پہلا سوال یہی کیا کہ یا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ

اسلام نام ہے فرمانبرداری کا سارے جہان کو تو موقع نہیں کہ اللہ کی باتیں سُنے اسلئے پہلے نبی سُنتا ہے پھر اوروں کو سُناتا ہے سو پہلا مرتبہ یہی ہے کہ نبی کی صحبت میں رہے اور اس سے فرمانبرداری کی راہیں سُنے اور سیکھے چنانچہ اس بناء پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سمجھایا کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی تم میرے تابع ہو جاؤ۔ اس کی تعمیل میں اسلام لانے والوں نے جیسا انہیں نبی کریم نے سمجھایا کیا۔

کلمہ سکھایا کلمہ پڑھ لیا۔ نماز سکھائی تو نماز پڑھ لی۔ روزہ، حج، زکوٰۃ جس طرح فرمایا اسی طرح ادا کیا۔ یہ اسلام ہے چنانچہ جبرائیل کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

مگر چونکہ منافق لوگ بھی ایسی باتوں میں شریک ہیں اس لئے اس سے اُوپر ایک اور مرتبہ ہے وہ یوں کہ جب انسان یہ اعمال کرتا ہے اور ان کے فوائد و ثمرات مرتب ہوتے ہیں تو پھر عقائد اس کے دل میں گڑ جاتے ہیں یہ ایمان کا مرتبہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ آتے تو آپ کی باتیں سُنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں اور اس طرح پر انکو اسلام سے ایمان کا رتبہ ملتا اور وہ ظلمات سے نکل کر نور میں آجاتے۔" (خطبات نور جلد دوم صفحہ ۱۲۱)

اِرشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں

جو شخص سچے دل سے رسول اللہ کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے لا انتہا برکات سے حصہ دیتا ہے

(۱) "اگر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر تعریف کر کے بھی جو قرآن شریف میں کی گئی ہے اور آپؐ کو خاتم الانبیاء ٹھہرا کر بھی پھر کسی اور کو آپؐ کے بعد نبوت کے تخت پر بٹھا دیتا تو آپؐ کی کس قدر کسرِ شان ہوتی اور اس سے نعوذ باللہ یہ ثابت ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی بہت ہی کمزور ہے کہ آپؐ سے ایک شخص بھی ایسا تیار نہ ہو سکا جو آپؐ کی اُمت کی اصلاح کر سکتا۔ اس سے نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان ہوتی بلکہ یہ امر... منافی غیرت بھی ہوتا"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳)

(۲) "سب سے اوّل اس نے یہ فضل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام ایسا مکمل دین دے کر بھیجا اور آپؐ کو خاتم النّبیّین ٹھہرایا اور قرآن شریف ایسی کامل اور خاتم الکتب کتاب عطا فرمائی اور اب قیامت تک نہ کوئی کتاب آئیگی اور نہ کوئی نیا نبی شریعت لے کر آئے گا" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

(۳) "جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لا انتہاء برکات سے حصہ دیتا ہے۔ ایسی برکات اسے دی جاتی ہیں جو اس دُنیا کی نعمتوں سے وہ بہت ہی بڑھ کر ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک عفوِ گناہ بھی ہے کہ جب وہ رجوع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دیتا ہے"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھش

نصرت الٰہی حاصل کرنے کا ایک بنیادی ذریعہ

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث کرتا ہے تو وہ اُس پر ایمان لانے والے معدودے چند افراد کے کندھوں پر ان کی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود دوسروں کو حق کی طرف بلانے اور انہیں بھی حق کا گرویدہ بنا کر اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر جھکانے کی عظیم ذمہ داری ڈالتا ہے۔ اپنی کوشش اور محنت سے ان کے لئے اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس لئے خدا تعالیٰ انہیں تسلّی دیتا ہے کہ تم اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کو دیکھ کر ہمت نہ ہارو، میں اِس اہم اور عظیم الشان کام میں قدم قدم پر تمہاری مدد کروں گا اور تم کامیاب ہوتے چلے جاؤ گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے آپؐ پر ایمان لانے والوں کو ان الفاظ میں تسلّی دی:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الروم آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے تھے پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشان لے کر آئے اور ہم نے مجرموں سے مناسب بدلہ لیا۔ اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کی مدد کرتا ہے اور ضرور کرتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اپنی قدیم سنت کے بموجب وہ کثیر التعداد اور قوت و وجاہت کے مالک مخالفوں کے مقابلہ میں قلیل التعداد اور کمزور و بے بضاعت مومنوں کی مدد نہ کرے اور انہیں حق کی اشاعت کے اہم اور عظیم الشان کام میں کامیابی سے ہمکنار نہ فرمائے لیکن ان کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ ایمان حقیقی کے تقاضوں کو پورا کرکے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیتے چلے جائیں۔ ان میں سے ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ وہ مخالفین کی کثرت تعداد، قوت و وجاہت اور اثر و رسوخ سے نہ ڈریں بلکہ صرف خدا تعالیٰ سے ڈریں کیونکہ یہ حق صرف خدا تعالیٰ کا ہے کہ اُس سے ڈرا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (التوبہ آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ اگر تم مومن ہو تو سمجھ لو کہ اللہ اِس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اُس سے ڈرو۔

جب یہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اُس سے ڈرا جائے تو پھر اِس امر کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی کہ ایک حقیقی مومن لوگوں سے ڈرے اور خوف کھائے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ (المائدہ آیت ۴۵)

پس تم لوگوں سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔

لوگوں سے نہ ڈرنے بلکہ صرف اور صرف خدا کے خوف اور خشیت کو دل میں جگہ دینے کی تلقین کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ خشیت الٰہی کو دل میں جگہ دینے اور ماسوی اللہ کا خوف دل سے یکسر نکال دینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اِس رنگ میں مدد کریگا اور ایسی غیر معمولی "تائید و نصرت سے نوازے گا کہ کامیابی کی راہیں تم پر کھلتی چلی جائیں گی اور وہ اپنی نعمتیں تم پر پوری کرتا چلا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۱)

ترجمہ:۔ سو تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

بہرحال اللہ تعالےٰ مومنوں پر اصلاح خلق اور غلبۂ حق کے سلسلہ میں عظیم ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ وہ ذمہ داریاں بظاہر ان کی طاقت اور استطاعت سے بالا ہوتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر انہیں ان عظیم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بناتا چلا جاتا ہے تاہم اِس "تائید و نصرت الٰہی کا مورد بننے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ماسوی اللہ کا خوف دل سے نکال دیں، کسی سے نہ ڈریں البتہ جب دل ماسوی اللہ کے خوف سے خالی ہو جائے تو اس میں صرف اور صرف خوف الٰہی کو جگہ دیں اور ہردم اور ہر لحظہ خوفِ الٰہی سے لرزاں و ترساں رہیں۔ یہی وجہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت جری، دلیر اور اَشْجَعُ النَّاس ہونے کے باوجود خشیت الٰہی میں درجہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپؐ کے قلب مطہر میں اگر خوف تھا تو صرف خدائے واحد کا۔ آپؐ میں خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ اکثر آپؐ پر رقت طاری رہتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جب آپؐ کے سامنے یہ آیت پڑھی فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا تو بے اختیار چشم مبارک سے آنسو جاری ہوگئے۔ عبداللہ بن شخیر ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا دیکھا تو آپؐ نماز میں مشغول ہیں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، روتے روتے اِس قدر ہچکیاں بندھ گئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا چکی چل رہی ہے یا ہانڈی اُبل رہی ہے۔ آپؐ میں خشیتِ الٰہی کی یہ کیفیت اسی لئے تھی کہ آپؐ سے زیادہ کوئی اِس حقیقت سے باخبر نہیں تھا کہ "تائید و نصرتِ الٰہی کا حصول اِس امر پر ہی موقوف ہے کہ جہاں ماسوی اللہ کے خوف سے دل یکسر خالی ہو وہاں خشیت الٰہی سے وہ ہر وقت لرزاں و ترساں رہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایسے غیر معمولی رنگ میں اپنی تائید و نصرت سے نوازا کہ آپؐ کفار مکہ کے انتہائی مظالم اور ایذاء رسانیوں اور انتہائی مخالف اور نامساعد حالات کے باوجود ہر میدان میں مظفر و منصور رہے اور ایسی خارق عادت کامیابی آپؐ کو نصیب ہوئی کہ تاریخ میں جس کی مثال نہیں ملتی۔

اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خشیتِ الٰہی کی اہمیت اور اسکے نتیجہ میں حاصل ہونے والی تائید و نصرت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"صوفی کہتے ہیں کہ جس شخص پر چالیس دن گزر جائیں اور خدا کے خوف سے ایک دفعہ بھی اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں تو اُس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہو کر مرے۔ اب ایسے بھی بندگانِ خدا ہیں کہ چالیس دن کی بجائے چالیس سال گزر جاتے ہیں اور ان کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔

دانشمند انسان وہ ہے جو بلا آنے سے پہلے بلا سے بچنے کا سامان کرے۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اُس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت۔ دوست بھی اُس وقت تک ہیں جب تک صحت ہے۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا۔ آفات بہت ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی توبہ کرو کہ انسان کے گرد چیونٹیوں سے بڑھ کر بلائیں ہیں۔ جن لوگوں کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے جس طرح وہ بلاؤں سے بچائے جاتے ہیں دوسرے ہرگز نہیں بچائے جاتے۔ تعلق بڑی چیز ہے کہ ؎

بہ زیر سلسلہ رفتن طریق عیاری است

کوئی انسان نہیں جس کے لئے آفات کا حصہ موجود نہیں اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ انسان کو مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے ؎

بر کریماں کارہا دشوار نیست

ایک منٹ میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے ؎

نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ؛ ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو۔ جو امن اور صحت کے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے خدا تعالیٰ اسکی تکلیف و بیماری کے زمانہ میں مدد کرتا ہے۔ سچے دل سے تضرع ایک حصار ہے جس پر کوئی بیرونی حملہ آوری نہیں ہو سکتی۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۸۰، ۳۸۱)

الغرض نصرتِ الٰہی حاصل کرنے کا ایک بنیادی ذریعہ یہ ہے کہ مومن لوگوں سے خواہ وہ کتنے ہی بڑے اور طاقتور اور صاحب اختیار کیوں نہ ہوں ہرگز نہ ڈریں بلکہ خشیت الٰہی سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہیں اور اسی کے حضور تضرع کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ ایسے مومنوں کو وہ ضرور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور ان کے لئے عجائب کام دکھاتا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائلِ اسلام

بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳)

بے مثال روحانی کمال تک پہنچانے والا مذہب

"مذہب کے اثر کے رو سے کسی قوم کا احیا بن جانا یا کسی مذہب کو کسی قوم کی شائستگی کا اصل موجب قرار دینا اُس وقت ثابت ہوگا کہ اُس مذہب کے بعض کامل پیرووں میں اس قسم کے روحانی کمال پائے جائیں جو دوسرے مذہب ہیں ان کی نظیر نہ مل سکے۔ سو میں زور سے کہتا ہوں کہ یہ خاصہ اسلام میں ہے اسلام نے ہزاروں لوگوں کو اُس درجہ کی پاک زندگی تک پہنچایا ہے جس میں کہہ سکتے ہیں کہ گویا خدا کی روح اُن کے اندر سکونت رکھتی ہے۔ قبولیت کی روشنی اُن کے اندر ایسی پیدا ہوگئی ہے کہ گویا وہ تجلیات کے مظہر ہیں یہ لوگ ہر ایک صدی میں ہوتے رہے ہیں اور اُن کی پاک زندگی بے ثبوت نہیں اور نہ اپنے منہ کا دعویٰ نہیں بلکہ خدا گواہی دیتا رہا ہے کہ ان کی پاک زندگی ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۱۵)

حقیقی ایمان اور پاک زندگی بجز اسلام نہیں مل سکتی

"میں سچ سچ کہتا ہوں اور میرا خدا گواہ ہے کہ مجھ پر ثابت ہو گیا ہے کہ حقیقی ایمان اور واقعی پاک زندگی جو آسمانی روشنی سے حاصل ہو بجز اسلام کے کسی طرح مل نہیں سکتی یہ پاک زندگی جو ہم کو ملی ہے یہ صرف ہمارے منہ کی لاف و گزاف نہیں بلکہ اس پر آسمانی گواہیاں ہیں۔ کوئی پاک زندگی بجز آسمانی گواہی کے ثابت نہیں ہو سکتی اور کسی کے چھپے ہوئے نفاق اور بے ایمانی پر بجز الہام اطلاع نہیں پا سکتے"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۱۵)

اسلام کو زندہ ثابت کرنے کیلئے میں بھیجا گیا ہوں

"مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور وہ کمالات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔ میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے اُن کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے اور مردار کھانے میں کیا لذت؟ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہوگیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۳-۲۴)

خدا تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے

"اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر شائع کی گئی ہیں عجیب بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ اور اسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر ہے اگر اس زیادتی تعداد کو جو باوجود ان تصنیفات میں ہوتی ہے چھوڑ بھی دیا جائے تو بھی ہمارے مخالف ایک ایک کتاب ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور انا لہ لحافظون اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا اور اس کا نام و نشان مٹ جاتا۔ مگر نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

صرف اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ خدا پر بھروسہ کرو

"اسلام کا خاصہ ہے کہ خدا پر بھروسہ ہوتا ہے۔ مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہو۔ عیسائیوں کو اس بات پر یقین نہیں کیوں؟ انہوں نے عیسائی خدا بنایا ہے۔ انسان کی بڑی خوشی جو زوال پذیر نہیں ہوتی اور خطرات کے وقت اسے سنبھالتی ہے وہ خدا پر بھروسہ ہے اور یہ صرف اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ خدا پر بھروسہ کرو۔"

(الحکم جلد ۳ ۱۵ صفحہ ۱)

ہر غلطی سے پاک اور منزّہ دین

"اے دوستو یقیناً یاد رکھو کہ دنیا میں سچا مذہب جو ہر ایک غلطی سے پاک اور ہر ایک عیب سے منزّہ ہے صرف اسلام ہے۔ یہی مذہب ہے جو انسان کو خدا تک پہنچاتا اور خدا کی عظمت دلوں میں بٹھاتا ہے۔"

(اشتہار ایک ضروری فرض کی تبلیغ مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۹۷ء)

اسلام آسمانی نشانات کیوجہ سے کسی زمانہ میں بھی شرمندہ نہیں ہوگا

"جس قدر اسلام میں اسلام کی تائید میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس امت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی ترقی آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ہوتی رہی ہے اور اس کے بیشمار انوار اور برکات نے خدا تعالیٰ کو قریب کر کے دکھلا دیا ہے یقیناً سمجھو کہ اسلام اپنے آسمانی نشانوں کی وجہ سے کسی زمانہ کے آگے شرمندہ نہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۷۴)

اسلام کامل المعیار دین ہے

"اسلام کے پاک اصول ایسے نہیں ہیں کہ فلسفہ یا استقراء کی محک پر بھی کامل المعیار ثابت نہ ہوں بلکہ میں نے بارہا غور کیا ہے کہ قرآن کریم کی نسبت جو آیا ہے فی کتاب مکنون (اس کا ترجمہ کتاب مکنون زمین اور آسمان کی چھپی ہوئی کتاب ہے جس کے پڑھنے پر ہر شخص قادر نہیں ہو سکتا) وہ قرآن کریم اسی کتاب کا آئینہ ہے اور قرآن کریم نے وہی خدا دکھلایا ہے جس پر آسمان و زمین شہادت دے رہے ہیں مگر یہ انجیل سے یسوع کا تراشا ہوا عیسائی مردہ خدا کسی سند اور شہادت پر ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ پس یہی اسلام ہی کی خوبی اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فخر ہے کہ وہ ایسا دین لے کر آئے کہ جو ہمیشہ سے ہے اور جس کی تعلیم زمین اور آسمان کے اوراق پر بھی واضح طور پر موجود ہے۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی خدا نے بے مثال تائید کی ہے

"خدا تعالیٰ نے اسلام کی کس قدر تائید کی ہے۔ اگر کوئی نادان اسلام کی اس تائید الٰہی کا انکار کرتا ہے تو اُسے ماننا پڑیگا کہ کبھی بھی دنیا میں خدا نے کسی کی تائید نہیں کی۔ زبان کا اس قدر وسیع ہونا اور پھر اس میں اس قدر کثرت سے تصنیفات کا ہونا بھی اسلام ہی کی تائید ہے کیونکہ قرآن شریف ہی کی تائید ہوتی ہے کوئی اہل لغت جب کسی لفظ کے معنے لکھتا ہے تو اگر وہ لفظ قرآن کریم میں آیا ہے تو ساتھ ہی اُس نے وہ آیت بھی ضرور لکھ دکھا ہے"

(الحکم ۲۴ دسمبر ۱۸۹۹ء)

مکمل خلقت تعلیم اسلام ہی کی ہے

"تعلیم اسلام ایسی صاف ہے کہ ہر قوت کو اعتدال اور عین محل پر رکھتی اور تربیت کرتی ہے اور یہ عظیم الشان معجزہ ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسری تعلیمیں ایسی تھیں کسی کا ناک نہیں تو کسی کے کان نہیں ہیں۔ غرض وہ ناقص، ادھوری ہیں۔ مکمل خلقت تعلیم اسلام ہی کی ہے۔ توحید، صفات باری تعالیٰ، نبوت اور اخلاق فاضلہ تکمیل نفس وغیرہ ضروری امور جن کا انسان محتاج ہے۔ وہ ایسے کامل اور روشن طور پر بیان ہوئے ہیں کہ ان میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں پڑتی"۔

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء)

اسلام حقیقی اور واحد خدا کی طرف رہبری کرتا ہے

"اسلام نے وہی خدا پیش کیا ہے جس کو زمین و آسمان پیش کرتے ہیں۔ جس میں کوئی بناوٹ اور نیا منصوبہ نہیں اور اسی خالق یکتا کی طرف اسلام رہبری کرتا ہے جس کا کوئی ابتداء نہیں اور کسی عورت کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ اُس پر موت آئی اور نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے تا اُس کی موت سے اس کو غم پہنچے اور اسلام نے نجات کے طریق بھی وہ سکھلائے ہیں جو ہمیشہ سے۔ اور جب سے کہ دنیا ہے قانون قدرت کی شہادتوں کے ساتھ چلے آئے ہیں۔ کوئی بناوٹ کی بات اُن میں نہیں ...... مسلمانوں کا خدا تو وہ خدا ہے جو زمین آسمان پر نظر ڈال کر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ تازہ نشانوں سے اپنا وجود ظاہر کرتا ہے۔ ایک سچا مسلمان اس کی آواز اب بھی اسی طرح سن سکتا ہے جس طرح حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور پر سنی تھی۔ وہ اس کے زندہ معجزات براہ راست دیکھ سکتا ہے۔ پھر وہ مُردوں کا نام کیونکر خدا رکھ سکتا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۹۹)

اسلام انسان کو مایوس نہیں ہونے دیتا

"صرف اسلام ہی ہے جو اپنے اندر برکات رکھتا ہے اور انسان کو مایوس اور نامراد ہونے نہیں دیتا۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۰ء)

اسلام مخلوق کا احسان مند نہیں

"اسلام گویا خدا کی گود میں بچہ ہے اُس کا سارا کام کاج سنوارنے والا اور اس کے سارے لوازم بہم پہنچانے والا خود خدا ہے۔ کسی مخلوق کا بار احسان اُس کی گردن پر نہیں"۔

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

صرف اسلام ہی کے ذریعہ قرب الٰہی میسر آتا ہے

"آسمان کے نیچے صرف ایک اسلام ہے جس کی پیروی سے انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب میسر آتا ہے اور اس قرب کی برکت سے انواع اقسام کی کرامات اور پیشگوئیاں اس انسان سے ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ اب ظاہر ہو رہی ہیں"

(تریاق القلوب صفحہ ۵۰)

صرف اسلام ہی اپنی حقانیت پر سماوی نشان پیش کرسکتا ہے

"خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں جو ہمارے شامل حال ہیں۔ یہ آج کسی مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کیا کوئی اہل مذہب ہے جو اسلام کے سوا اپنے مذہب کی حقانیت پر تائیدی اور سماوی نشان پیش کرسکے۔"

(الحکم ۳۰ جون و ۱۰ جولائی ۱۹۰۱ء)

کامل اور زندہ مذہب

"اسلام ہی ایک ایسا مذہب تھا اور ہے جو ہر زمانہ میں زندہ مذہب کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ اُس کے زندہ نشانات مُردہ مذاہب کی طرح پیچھے نہیں رہ گئے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

"اسلام خشک مذہب نہیں ہے اسلام ہمیشہ ایک زندہ مذہب ہے اور اس کے نشانات اُس کے ساتھ ہیں۔ پیچھے رہے ہوئے نہیں ہیں۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

"آج اسلام کے لئے خوشی کا دن ہے کہ معمورۂ عالم میں کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور وہ اپنی روشن ہدایتوں اور عملی سچائیوں کے ساتھ زندہ نشانات اور زندہ برکات کا ایک زبردست معجزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے جس کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں۔ یہ بات کہ اسلام اپنی پاک تعلیم اور اس کے زندہ نتائج کے ساتھ اس وقت معمورۂ عالم میں ممتاز ہے۔ نرا دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کے ذریعہ اس سچائی کو ثابت کر دیا ہے اور کل مذاہب و ملل کو دعوت حق کر کے اس نے بتا دیا ہے کہ فی الحقیقت اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور جسے ابھی تک شک ہو وہ میرے پاس آئے اور ان خوبیوں اور برکات کو خود مشاہدہ کرے مگر طالب صادق بن کر نہ جلدباز معترض ہو کر۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

ہر زمانہ میں مفید اور مؤثر دین

"آج اس ترقی کے زمانہ میں بھی اسلام محض اپنی پاک تعلیم اور اُس کے برکات اور ثمرات کے لحاظ سے مؤثر اور مفید ہے۔ ایسا ہی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مفید اور مؤثر پایا گیا ہے۔ کیونکہ یہ زندہ مذہب ہے"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء)

اسلام اپنی اشاعت میں تلوار کا محتاج نہیں

"اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں تلوار کی مدد کا محتاج نہیں بلکہ اسی کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اُس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں"۔

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

اسلام کا عظیم الشان معجزہ

"اسلام کا سب سے بڑا عظیم الشان معجزہ جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی وہ اس کی حقانیت اور روشنی ہے وہ کسی پہلو سے شرمندہ نہیں ہوتا۔ تمام حقائق اور صداقتیں اسلام میں موجود ہیں۔ ہر ایک پہلو سے کامل سب کے حملوں کا جواب دیتا ہے اور دوسروں پر حملہ کرتا ہے کہ اُس کا جواب نہیں ہو سکتا۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

اسلام فطرت کے عین مطابق ہے

"اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جذب بہت زبردست تھی۔ اور پھر آپ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپؐ نے کھینچا ان کو پاک صاف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی آپ کی تعلیم ایسی سادہ اور صاف تھی کہ اس میں کسی قسم کے گورکھ دھندے اور معمے تثلیث کی طرح نہیں ہیں .... غرض آپ وہ دین لائے جو سیدھا سادہ ہے جو خدا کے سامنے یا انسان کے سامنے شرمندہ نہیں ہوسکتا۔ قانون قدرت اور فطرت [illegible] ہے کہ ایک جنگلی بھی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ تثلیث کی طرح کوئی لاینحل عقیدہ اس میں نہیں جس کو نہ خدا سمجھ سکے اور نہ ماننے والے ...... اسلام کی توحید ایسی ہے کہ ایک دنیا سے الگ تھلگ جزیرہ میں بھی وہ سمجھ میں آسکتی ہے۔ یہ دین عیسائی جو پیش کرتے ہیں یہ عالمگیر اور مکمل دین نہیں ہوسکتا اور نہ انسان اُس سے کوئی تسلی یا اطمینان پا سکتا ہے۔ مگر اسلام ایک ایسا دین ہے جو کہ با عتبار توحید اور اعمال حسنہ اور تکمیل مسائل سب سے بڑھ کر ہے"۔

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

"اسلام میں بناوٹ نہیں ہے۔ اس کے تمام اصول فطرت انسانی کے موافق ہیں تثلیث اور کفارہ کی طرح نہیں ہیں جو سمجھ میں نہیں آسکتے"

(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

(باقی)

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۱۱)

مسل نمبر ۲۱۷۶۵

میں عبدالحکیم خالد ولد علم الدین صاحب قوم گجر پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔
میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اسوقت ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: عبدالحکیم خالد متعلم ایف۔ ایس سی کمرہ ۱۶ گورنمنٹ کالج ہوسٹل نواب شاہ سندھ۔
گواہ شد: انجینئر محمود مجیب اصغر وصیت نمبر ۱۷۹۶۳ نواب شاہ سندھ۔
گواہ شد: نصراللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ سندھ۔

مسل نمبر ۲۱۷۶۶

میں مرزا حمید احمد ولد مرزا فضل الرحمٰن صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۵ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا ماہوار جیب خرچ جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: مرزا حمید احمد ولد مرزا فضل الرحمٰن صاحب K119/1 کے ایریا کورنگی کراچی ۳۱
گواہ شد: مرزا فضل الرحمٰن (والد موصی) پریذیڈنٹ حلقہ لانڈھی کورنگی کراچی ۳۱۔
گواہ شد: چوہدری کرم دین زعیم انصار اللہ حلقہ لانڈھی۔ کورنگی کراچی ۳۱۔

مسل نمبر ۲۱۷۶۷

میں مرزا مبارک احمد ولد میرزا فضل الرحمٰن صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔
میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: میرزا مبارک احمد - K119/1 کے ایریا۔ کورنگی۔ کراچی نمبر ۳۱۔
گواہ شد: میرزا فضل الرحمٰن (والد موصی) پریذیڈنٹ حلقہ لانڈھی۔ کورنگی۔ کراچی ۳۱
گواہ شد: چوہدری کرم دین صاحب زعیم انصار اللہ۔ حلقہ لانڈھی۔ کورنگی۔ کراچی نمبر ۳۱۔

مسل نمبر ۲۱۷۶۸

میں محمد عبداللہ ولد امام الدین صاحب قوم گوندل پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوہر آباد۔ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
۱- ایک عدد مکان واقع دارالنصر ربوہ قطعہ ۱۳/۱۶ رقبہ دس مرلہ قیمت موجودہ ۷۲۰۰/- روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: محمد عبداللہ ۹۸/۱۵ گوہر آباد۔ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی نمبر ۳۸
گواہ شد: محمد مسعود احمد قریشی سیکرٹری وصایا۔ دستگیر سوسائٹی کراچی نمبر ۳۸
گواہ شد: ظفر اللہ خاں ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸

حُبِّ کلامِ اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-
"فان حبّ کلام اللہ یدخل فی الجنۃ و یکون عاصماً کالجنۃ۔ ترجمہ۔ کلام اللہ کی محبت انسان کو جنت میں لے جاتی ہے اور ڈھال کی طرح بچانے والی ہے۔" (الہدیٰ ص۲۱)
کلام اللہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے مطالب سے آگاہی حاصل کی جائے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نماز میں لذّت اور ذوق پیدا کرنے کی دُعا

بے ذوقی نماز کو لذّت اور ذوق سے پُر نماز بنانے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ایک دعا حضور ؑ نے ملفوظات جلد چہارم میں بیان فرمائی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ فرمایا:-
"یہ دعا کرے کہ
"اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤنگا اُسوقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔"
جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئیگا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رِقّت پیدا کر دیگی۔"
(ملفوظات جلد چہارم ص۳۲۱)
(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دُعا:- برادرم مبشر احمد صاحب ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ کی اہلیہ پچھلے دنوں مشن ہسپتال ڈالٹنپور میں داخل رہیں۔ اب گھر واپس آگئی ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے جو قابل تشویش ہے۔ احباب کرام سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (محمد نواز مومن دفتر الفضل ربوہ)

شہزیں
شہزین
شہزیت
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ۔ سٹڈ و محمد خان۔ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۸ - دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گولبازار ربوہ میں کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ بنی نوعِ انسان کا خادم اور ان کا ہمدرد و غمخوار بنے

احمدی ہونے کی حیثیت میں آنحضرت کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنا ہمارے لئے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ر اگست ۱۹۶۹ء میں فرمایا:-

"بنی نوع انسان کا خادم بننا اور بنی نوع انسان کا ہمدرد و غم خوار بننا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ آج اس وقت اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہمیں اس لئے محسوس ہو رہی ہے کہ ہمیں یہ نظر آرہا ہے کہ ساری دُنیا میں اقتصادی لحاظ سے انسان پر مختلف دل دہلا دینے والے دباؤ پڑ رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ دباؤ کامیاب ہوگئے تو بنی نوع انسان میں سے وہ حصے بھی کہ جو اس وقت تک حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑے ہوئے ہیں اس رشتہ کو منقطع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اور آپ سے قطع تعلق کر کے اپنی دنیوی ضروریات اور مقاصد کے حصول کے لئے دوسرے مختلف ازمز ISMS (نظریات) سے رشتہ جوڑیں گے حالانکہ یہ مختلف ISMS (نظریات) صحیح معنی میں انسانی ضروریات اور مقاصد کو قطعاً پورا نہیں کرسکتے۔ ہمارے لئے اگرچہ ہر دوسری چیز برداشت کرنا سہل اور آسان ہے لیکن اس چیز کو ہم کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرسکتے کہ آج وہ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم ہیں کل کو آپ سے دُور چلے جائیں اور کارل مارکس یا لینن یا سٹالن یا کسی اَور انسان سے اپنا تعلق قائم کرلیں اور ان کے ذریعہ سے اپنی ضرورتیں پوری ہونے کی توقع رکھیں حالانکہ ان کے نظریات اور خیالات خود اپنی ذات میں سراسر مبہم اور گمراہ کُن ہیں۔ یہ چند نعرے ہیں جن کی تعیین نعرے لگانے والوں یا نعرے لگوانے والوں کے دماغ میں بھی نہیں ہے۔ غیر معیّن چیز ویسے بھی حاصل نہیں کی جاسکتی اسلئے کسی مقصد کے حصول کے لئے یہ ایک نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ وہ معیّن اور واضح طور پر ہمارے سامنے ہو اگر وہ معیّن اور واضح طور پر ہمارے سامنے نہیں تو اس کا حصول پہلے ہی دن سے ناممکن ہو جائے گا۔ قرآن کریم نے ہر مقصد بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کیونکہ یہ کتابِ مُبین ہے اور قرآن کریم نازل کرنے والے نے ایسا سامان پیدا کیا ہے کہ ہر زمانہ میں قرآن کریم کی تعلیم کے وہ حصّے جو کتابِ مکنون میں ہوتے ہیں وہ ظاہر ہوتے رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندے پیدا ہوتے ہیں وہ ضروریاتِ وقت کو پُورا کرنے والے نئے سے نئے علوم کو دُنیا کے سامنے لاتے ہیں۔

بہرحال "قُل اِنَّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ ربّ العٰلمین" کے مطابق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر ایمان لانے کے بعد اس اسوہ پر عمل کرنا ہمارے لئے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے یعنی ایک طرف ہم توحید خالص پر قائم ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کسی اَور سے نہ کوئی رشتہ باقی رہے نہ کسی اَور سے کوئی محبت باقی رہے۔ نہ کسی اَور سے کوئی تعلق باقی رہے۔ صرف اللہ تعالیٰ پر ہمارا توکل ہو۔ دُنیا کے جتنے رشتے ہیں دُنیا کے جتنے تعلقات ہیں وہ خدا ہی میں ہو کر اس کی رضا کے لئے اور اس کی ہدایت کے مطابق ہوں۔ یہ دُنیا اگرچہ تعلقات پر قائم ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان رشتوں کو سمجھو تو اس وقت ہم ان رشتوں کو رشتہ سمجھیں۔ جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان تعلقات کو قائم کرو تو اس وقت ہم ان تعلقات کو قائم کرنے والے ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے مطابق بنی نوع انسان کی اس رنگ میں خدمت کرنے والے ہوں کہ اس کے بندے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو سمجھنے لگیں اور دوسری طرف اس کے بندوں کی دنیوی یا نفسانی تکالیف کو دُور کریں۔ جہاں تک نفسانی تکالیف کا تعلق ہے انسان کی ہر تکلیف اس کے نفس سے شروع ہوتی ہے "اذا مرضتُ" (الشعراء ۲۶: ۸۱) والی حالت ہوتی ہے۔ ہر دُکھ اپنے نفس کی وجہ پیدا ہوتا ہے اور پھر جب خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہو جائے تو اس وقت وہ مریض ٹھیک اور وہ دُکھ دُور ہو جاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس وقت دُنیا کا بہت بڑا حصّہ پیار چاہتا ہے۔ دُنیا کا بہت بڑا حصّہ اپنی عزّتِ نفس کا متلاشی ہے کیونکہ دُنیا اس کو وہ عزّت و احترام نہیں دے رہی جو اس کا حق تھا۔ دُنیا کا بہت بڑا حصّہ اپنے دُکھوں کا مداوا چاہتا ہے اور دُنیا کا بہت بڑا حصّہ اس جستجو میں ہے کہ اس کی زندگی کس طرح سکون اور آرام سے گزرے۔ اب دُنیا کو یہ پیار و محبت یہ عزّت و احترام، یہ دُکھ درد کا مداوا اور یہ سکون اور آرام کی زندگی صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی میں بہم پہنچائی جاسکتی ہے۔"

(الفضل ۱۱ر جولائی ۱۹۷۱ء صہ۲)

وقفِ زندگی اور انصار اللہ

جُملہ مجالس انصار اللہ کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس بات کی خصوصی تحریک فرمائیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جماعتیں اپنے بچوں کو جنہوں نے میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے کیا ہے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے فریضہ کو انجام دینے کے لئے ٹریننگ لینے کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیں۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"ہم نے اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ۔۔۔۔ جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آرہے۔"

بدیں وجہ خصوصی تحریک فرماویں کہ ایسے نوجوان جو مخلص بھی ہوں اور ذہین بھی اور جذبہ بھی رکھتے ہوں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیں۔"

امید ہے آپ تحریک فرما کر اپنی رپورٹ سے مطلع فرمائیں گے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ اور شجرکاری

زندہ قومیں غیر معمولی حالات میں بھی اپنے پروگراموں کی سر انجام دہی میں سرمو فرق نہیں آنے دیتیں بلکہ ان کا قدم تیز سے تیز تر ہوتا چلا جاتا ہے لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ گزشتہ سالوں سے بھی بڑھ کر شجرکاری کے سلسلہ میں شوق و ذوق کا مظاہرہ کرکے ملکی و ملّی خدمت بجا لائی جائے گی نتیجہ سے اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی تقریباً تین چار روز سے بعارضہ ضعفِ قلب شدید بیمار ہیں۔ حالت تسلّی بخش نہیں ہے۔

اسی طرح محترم چوہدری صاحب کی بہو اور چھوٹا پوتا مشہود احمد بھی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضل عارف۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴